پاکستان میں کورونا وائرس اور اسلامی عبادات کی ادائیگی: دینی طبقہ کے کردار کا تجزیاتی مطالعہ

Corona virus and performance of Islamic worships in Pakistan:
An Analytical study of the role of the religious class

Author: **Dr. Ahmad Raza**
Assistant Professor,
Islamic Thought, Culture & History, AIOU, Islamabad

Corresponding Author: **Dr. Muhammad Shahid**
Incharge, Department of Hadith & Hadith Sciences, AIOU, Islamabad
Shahid_edu98@yahoo.com

Co Author: **Dr. Syed Waheed Ahmed**
Research Investigator,
Dawah Academy, IIUI, Islamabad

ABSTRACT

The corona virus has emerged as the global epidemic of the 21st century, affecting millions of people and many countries around the world. Symptoms of the virus include high fever, dry cough and difficulty breathing. At the end of February 2020, the first case of corona virus was reported in Pakistan. With the gradual increase in the number of coronaries, the problem arose as to what strategy should be adopted in the mosques with regard to the five daily congregational prayers, Friday prayers, Taraweeh prayers in Ramadan and Eid prayers. Most of Pakistan's religious scholars, after collective consultation, issued a statement in March 2020 stating that mosques would not be closed in Pakistan. In a consultative meeting chaired by the President of the Islamic Republic of Pakistan in April 2020, scholars and mashaikh agreed on twenty points regarding the performance of prayers, Taraweeh, Friday and Eid prayers in

mosques. We think that the efforts made by the ulema, mashaikh and the government in consultation with each other to keep the mosques inhabited during this period are commendable.

Key words: corona virus, global epidemic, role, religious class.

موضوع کا تعارف

کوروناوائرس اکیسویں صدی کی عالمی وبا کے طور پر سامنے آئی ہے جس سے اب تک لاکھوں انسان اور دنیا کے اکثر ممالک متاثر ہو چکے ہیں۔اس وائرس کی علامات تیز بخار، خشک کھانسی اور سانس لینے میں دشواری ہیں۔اس وائرس کے حوالہ سے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے یہ ہدایات جاری کی ہیں کہ لوگ سماجی فاصلہ اختیار کریں ،بیس سیکنڈ تک ہاتھوں کو صابن اور صاف پانی سے دھوئیں اور بیماری کی علامات ظاہر ہونے کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔فروری 2020ء کے آخر میں پاکستان میں کوروناوائرس کا پہلا کیس رپورٹ ہوا۔آہستہ آہستہ کورونا کیسز میں اضافہ ہوا تو یہ مسئلہ درپیش آیا کہ مساجد میں پانچ وقتہ باجماعت نماز، نماز جمعہ، رمضان المبارک میں نماز تراویح اور عید الفطر کی نماز کے حوالہ سے کیا حکمت عملی اپنائی جائے۔بعض اہل علم نے جامعہ الازہر اور سعودی علما کے فتاویٰ کی تائید میں اس بات پر زور دیا کہ مساجد بند کر دی جائیں اور عوام گھروں پر عبادات کا سلسلہ قائم کریں۔لیکن پاکستان کے اکثر اہل علم دینی طبقہ نے اجتماعی مشاورت کے بعد مارچ 2020ء میں یہ اعلامیہ جاری کیا کہ پاکستان میں مساجد بند نہیں کی جائیں گی، مساجد میں باجماعت نماز کا سلسلہ جاری رہے گا، سماجی فاصلہ کی ہدایات پر عمل کیا جائے گا، مساجد میں بچوں اور بوڑھوں کو آنے کی اجازت نہیں ہوگی، مساجد میں آنے والے افراد اپنے گھر سے وضو کر کے آئیں گے، مساجد کو سینیٹائزر اور جراثیم کش ادویات سے دھویا جائے گا اور مساجد میں ہینڈ سینیٹائزر کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔اس دینی طبقہ نے اپنے اعلامیہ پر عمل درآمد کیا اور مساجد کو آباد رکھا۔بعد ازاں اپریل 2020ء میں صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان کی زیر صدارت مشاورتی اجلاس میں مساجد میں نمازوں، تراویح، جمعہ اور عید کی نماز کی ادائیگی کے حوالہ سے علماو مشائخ نے بیس نکات پر اتفاق کیا۔صدر مملکت نے خود یہ نکات میڈیا کے سامنے پیش کیے۔ان نکات پر مساجد میں عمل درآمد جاری ہے۔ہم یہ سمجھتے ہیں کہ علماو مشائخ اور حکومت نے باہمی مشاورت سے وبا کے اس دور میں مساجد کو آباد رکھنے کی جو کوشش کی ہے وہ لائق صد تحسین ہے۔زیر نظر مقالہ میں پاکستان کے دینی طبقہ کے کوروناوائرس کی وبا میں کردار کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور مقالہ کے اختتام پر نتائج و سفارشات بھی ترتیب دی گئی ہیں۔

کوروناوائرس

کروناوائرس(Corona virus) ایک وائرس گروپ ہے جسے (COVID-19) کا نام دیا گیا ہے۔ اس سے مراد 2019 میں کروناوائرس انفیکشن سے پیدا ہونے والا نمونیا ہے۔ یہ وائرس ممالیہ جانوروں اور پرندوں میں مختلف معمولی اور غیر معمولی بیماریوں کا سبب بنتا ہے مثلاً گائے اور خنزیر کے لیے اسہال کا باعث ہے۔ انسانوں میں سانس پھولنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس کے اثرات عمومی طور پر معمولی اور خفیف ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات کسی غیر معمولی صورت حال میں مہلک بھی ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاج یا روک تھام کے لیے اب تک کوئی تصدیق شدہ علاج یا دوا دریافت نہیں ہو سکی ہے۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) کے ذریعہ نامزد کردہ Covid-2019 نامی کوروناوائرس کی ایک نئی وبا 31 دسمبر 2019ء سے چین میں عام ہوئی۔ جو آہستہ آہستہ وبائی شکل اختیار کر چکی ہے۔ حالیہ 2019 میں دریافت ہونے والے کوروناوائرس کو SARS-CoV-2 یا COVID-19 کا نام دیا گیا، یہ وائرس اس لیے خطرناک ہے کہ یہ انسان سے انسان کے درمیان میں پھیلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

کوروناوائرس کی ابتدا اور پھیلاؤ

چینی حکومتی دستاویزات کے مطابق 17 نومبر 2019ء کو سب سے پہلا تصدیق شدہ مریض چین کے شہر ووہان میں رپورٹ ہوا۔ کوروناوائرس کے واقعات کی تعداد آہستہ آہستہ دو سو ہو گئی۔ 31 دسمبر 2019ء کو وائرس کی وجہ سے صوبہ ہوبئی کے دارالحکومت ووہان میں محکمہ صحت کے حکام کو نامعلوم نمونیا کے واقعات کی اطلاع ملی تھی، اور اس بیماری کی تحقیقات اگلے مہینے کے اوائل میں شروع ہو گئیں۔ ان متاثرہ افراد کی زیادہ تعداد کا تعلق سمندری جانوروں کے ایک بازار سے تھا، جہاں زندہ جانوروں کا کاروبار ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ کہا جا رہا ہے کہ وائرس کی وجہ زونوٹک (zoonotic)[1] ہے۔ اوائل اور وسط جنوری میں چین کے دوسرے صوبوں میں بھی یہ وائرس پھیل گیا۔ 30 جنوری 2020ء کو ڈبلیو ایچ او نے اس وبا کو عوامی صحت کی عالمی ہنگامی صورتحال قرار دیا۔ 13 مارچ کو ڈبلیو ایچ او نے یورپ کو وبا کا نیا مرکز قرار دے دیا۔[2]

کوروناوائرس کی علامات

کوروناوائرس بنیادی طور پر ممالیہ جانوروں اور پرندوں کے نظام تنفس اور انسانوں کے نظام ہضم کو متاثر کرتا ہے۔ اس وائرس کے ذریعہ انسانوں کو ہونے والی بیماریوں کی اس وقت چار سے پانچ قسمیں ہیں۔ سب سے زیادہ پائی جانے والی قسم "انسانی کوروناسارس CoV" ہے جو سارس بیماری کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ بالکل منفرد قسم کی بیماری ہے۔ کوروناوائرس کی عمومی علامات بخار، تھکاوٹ اور خشک کھانسی ہیں۔ اس سے اوپری اور نچلے دونوں نظام تنفس یکساں متاثر ہوتے ہیں اور بسا اوقات آنت اور معدے کا نمونیا ہو جاتا ہے۔ یہ وائرس اپنی پیچیدہ میوٹیشن کی وجہ سے

انسان کے دفاعی نظام کو کنفیوز کرنے کی صلاحیت حاصل کر چکا ہے یہی وجہ اسکے پھیلنے کی رفتار کو بہت زیادہ بڑھا چکی ہے اسی لیے اس پر قابو پانے میں پوری دنیا کو دشواری ہو رہی ہے۔[3]

کورونا وائرس کا علاج اور احتیاطی تدابیر

کورونا(corona) لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تاج یا ہالہ کے ہیں۔ چونکہ اس وائرس کی ظاہری شکل سورج کے ہالے یعنی کورونا کے مشابہ ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کا نام "کورونا وائرس" رکھا گیا ہے۔ کورونا وائرس کا کوئی خاص تصدیق شدہ علاج یا دوا نہیں ہے۔ البتہ عالمی ادارہ صحت (WHO) کی جانب سے چند احتیاطی تدابیر بتائی گئی ہیں:

1. کھانستے وقت منہ کو ڈھانپنا۔
2. صابن یا پانی سے بار بار ہاتھ دھونا۔
3. گندے ہاتھوں سے ناک، آنکھ اور منہ کو چھونے سے گریز کرنا۔
4. متاثرہ افراد سے براہ راست اور ان کی استعمالی چیزوں سے دور رہنا۔
5. سماجی فاصلہ (Social Distance) اختیار کرنا۔
6. فیس ماسک استعمال کرنا۔
7. جو افراد متاثر ہوں انہیں 14 دن تک گھر یا ہسپتال کے قرنطینہ میں رکھنا۔[4]

کورونا وائرس کی موجودہ عالمی صورت حال

اس عالمی وبا سے تقریباً تمام دنیا متاثر ہوئی ہے۔ آج کی اپ ڈیٹ کے مطابق اس وقت کورونا کے مریضوں کی تعداد 11,981,301 ہے۔ اموات کی تعداد 547,324 ہے اور صحت مند ہونے والوں کی تعداد 6,925,812 ہے۔[5]

پاکستان میں کورونا وائرس کی صورت حال

26 فروری 2020 کو کورونا وائرس سے متاثر پہلے شخص کی تصدیق مشیر صحت ڈاکٹر صحت مرزا نے سماجی رابطے کی سروس ٹویٹر پر ان الفاظ سے کی: "میں پاکستان میں کرونا وائرس سے متاثر دو اشخاص کی تصدیق کرتا ہوں۔ دونوں افراد کو بھرپور طبی امداد دی جا رہی ہے اور ان کی حالت قابلِ اطمینان ہے"۔ 27 فروری کو وفاقی حکومت نے عوام کے ہیلپ لائن کا آغاز کیا جس کا نمبر 1166 رکھا گیا۔ ڈاکٹر ظفر مرزا نے اعلان کیا کہ اگر چین، ایران سے حالیہ دنوں میں سفر کر کے آنے والے اشخاص میں بخار، کھانسی یا سانس کی تکلیف ہو تو فوری ہیلپ لائن پر رابطہ کریں۔ 28

فروری 2020 کو حکومت پاکستان نے وزارت صحت اور نیشنل انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے اشتراک سے آن لائن پلیٹ فارم کا آغاز کیا جس کے ذریعے کوروناوائرس سے متعلق سوالات کا جواب دیا جاسکے۔اس پلیٹ فارم کی ویب سائٹ کا نام اور اسے دوستوں، رشتہ داروں اور جاننے والوں تک پھیلانے کی استدعا کی گئی۔آج کی اپ ڈیٹ کے مطابق اس وقت پاکستان میں کوروناوائرس کے رپورٹ شدہ کنفرم مریضوں کی مجموعی تعداد 311516 ہوگئی ہے۔اموات کی مجموعی تعداد 6474 ہوگئی ہے اور صحت مند ہونے والوں کی مجموعی تعداد 2966340 ہوگئی ہے۔یوں پچھلے چوبیس گھنٹوں میں 672 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، 8 افراد کی اموات ہوئی ہے اور 318 افراد صحت مند ہوئے ہیں۔[6]

آج الحمدللہ پاکستان کوروناوائرس کی وبا سے کافی حد تک چھٹکارہ پاچکا ہے۔کاروباری سرگرمیاں بحال ہوچکی ہیں۔دفاتر کھل گئے ہیں۔سفر کے ذرائع بحال ہوگئے ہیں۔یونیورسٹیوں، کالجز، سکولز اور مدارس میں تعلیمی سرگرمیاں ایک بار پھر سے جاری ہوگئی ہیں۔اللہ تعالیٰ وطن عزیز پاکستان اور تمام دنیا کو اس وبا سے نجات عطا فرمائے آمین۔

کوروناوبا کے دوران اسلامی عبادات کی ادائیگی اور علما کا کردار

عبادات کا جذبہ انسان کے اندر ایک فطری جذبہ ہے۔جس طرح بھوک انسان کو فطری طور پر لگتی ہے اور اس کے فرو کرنے کے لیے وہ غذا تلاش کرتا ہے۔جس طرح گرمی اور سردی اسے فطری طور پر محسوس ہوتی ہے اور اس سے بچنے کے لیے وہ سایہ اور لباس ڈھونڈتا ہے، جس طرح ادائے مافی الضمیر کی خواہش اس میں فطری طور پر پیدا ہوتی ہے اور اسے پورا کرنے کے لیے وہ الفاظ و اشارات بہم پہنچاتا ہے، بالکل اسی طرح عبادت کا جذبہ بھی انسان میں فطرتاً پیدا ہوتا ہے اور اس کی تسکین کے لیے وہ کسی معبود کو تلاش کرتا اور اس کی بندگی کرتا ہے۔اسی لیے خالق کائنات نے انسان کی تخلیق کا مقصد ہی عبادت بتایا ہے۔

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾[7]

(میں نے جن اور انسان کو اس لیے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں)۔

اسلام میں عبادت انتہائی درجے کی تعظیم کا نام ہے اور اس کا لائق بھی وہی ہے جو بڑی نعمتوں کی وجہ سے عظمت کی انتہاء پر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔علامہ راغب اصفہانی کہتے ہیں:

العبودية: إظهار التذلل، والعبادة أبلغ منها لأنها غاية التذلل ولا يستحقها إلا من له غاية الإفضال وهو الله تعالى۔[8]

(عبودیت عاجزی کے اظہار کا نام ہے اور عبادۃ اس سے بھی زیادہ بلیغ ہے اس لیے کہ یہ عاجزی اور انکساری کی انتہاء ہے اور اس کا حق دار صرف وہی ہے جس کے لیے انتہائی درجے کی فضیلت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ ہے)۔

علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے:"عبادت ایک ایسا جامع لفظ ہے جس کے اندر وہ تمام ظاہری و باطنی اقوال و افعال داخل ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور اس کی خوشنودی کا باعث ہیں مثلاً: نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، راست گوئی، امانت داری، اطاعت والدین، ایفائے عہد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، جہاد فی سبیل اللہ، پڑوسیوں، مسکینوں اور ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک، جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ، دعاء، ذکر الٰہی، تلاوت قرآن اور اس قسم کے تمام اعمال صالحہ عبادات کے اجزاء ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت، رحمت خداوندی کی امید اور عذاب الٰہی کا خوف، خشیت، انابت، اخلاص، صبر و شکر، توکل اور تسلیم و رضا وغیرہ ساری اچھی صفات عبادات میں شامل ہیں"۔[9]

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ یہ کورونا وائرس ایک وبائی مرض ہے جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ڈاکٹروں کی تحقیق یہ ہے کہ یہ بیماری متعدی ہوتی ہے اور اس کی کچھ علامات ہیں جس سے یہ بیماری دوسروں میں منتقل ہوسکتی ہے۔وائرس سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے، شریعت نے بھی اس کی ہدایت دی ہے۔ تاہم اس سے خوف اور دہشت میں آنے کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے کہ خوف و دہشت سے بڑی نقصان دہ کوئی چیز نہیں ہے۔ بہت سے لوگ جو اس میں بیماری میں مبتلا نہیں ہیں، لیکن خوف نے ان پر اس قدر دبیز چادر تان لی ہے کہ وہ کورونا سے زائد مہلک بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے پاس عقیدے کی اتنی مضبوط طاقت ہے جس کے ذریعے وہ اپنے پاس آنے والے خوف کو ختم کر سکتے ہیں۔ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ موت کا ایک وقت متعین ہے جس سے پہلے کسی کی موت نہیں ہو سکتی ہے اور اگر موت کا وقت آجائے تو کوئی اسے ٹال نہیں سکتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسے بہت واضح انداز میں بیان کیا ہے:

فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ[10]

(جب ان کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ایک لمحے کے لیے آگے پیچھے نہیں ہوتا ہے)۔

ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو نقصان پہچانا چاہے تو پوری دنیا مل کر اس کو نفع نہیں پہنچا سکتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کو نفع پہنچانا چاہے تو پوری دنیا مل کر اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے:

اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ[11]

(اے اللہ جسے آپ کوئی نعمت دینا چاہیں تو کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے آپ روک دیں تو کوئی اسے دے نہیں سکتا اور مال والوں کو اس کی مال داری نفع نہیں پہنچاتی)۔

شریعت اسلامیہ کا حکم ہے کہ جس علاقے میں کوئی وبائی مرض پھوٹ پڑے تو وہاں کے لوگ اس علاقے سے باہر نہ جائیں اور باہر کے لوگ اس علاقے میں نہ آئیں۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ، فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا، وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا[12]

(یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے لوگوں کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ)۔

ارکان اسلام کلمہ توحید، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج اسلام کا شعار اور اس کی عظمت کا اظہار ہیں۔ نماز پنج گانہ اور نماز جمعہ پورا سال جاری رہنے والی عبادات ہیں۔ ارکان اسلام کلمہ توحید، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج اسلام کا شعار اور اس کی عظمت کا اظہار ہیں۔ نماز پنج گانہ اور نماز جمعہ پورا سال جاری رہنے والی عبادات ہیں۔ کیا یہ عبادات موقوف کی جاسکتی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جن علاقوں میں وائرس سے متاثر لوگ پائے جاتے ہیں وہاں پر احتیاط کی شدید ضرورت ہے اور اس احتیاط کے تحت اگر مسجد میں نماز پڑھنے کے بجائے گھروں میں نماز پڑھنے کی بات کہی جائے تو کسی حد تک قابل قبول ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بارش اور دیگر شرعی اعذار کی بناء پر جمعہ کی نماز گھر میں پڑھنے کا حکم روایت میں صراحت کے ساتھ ہے۔ نماز کا سلسلہ منقطع نہ ہو اس کے لیے جماعت کو مختصر کر دیا جائے، کچھ لوگ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھیں اور کچھ لوگ گھروں پر جماعت بنالیں۔ جو لوگ اس وائرس سے متاثر ہیں انہیں مسجد نہیں آنا چاہیے۔ انہیں اپنے گھر میں نماز پڑھنی چاہیے اس لیے کہ ان حضرات کا مسجد آنا دیگر لوگوں کی اذیت کا باعث ہے، بلکہ وائرس کے منتقل ہونے کی صورت میں دوسرے لوگوں کی تکلیف کا سبب ہے۔ اسے دیکھ کر دوسرے لوگ مسجد نہیں آئیں گے۔ فقہ حنفی کے مطابق جذامی سے جمعہ و جماعت ساقط اور معاف ہے، اس وجہ سے کہ وہ مسجد میں نہ آئے۔ پس جذامی کو چاہیے کہ وہ جماعت میں شریک نہیں ہو۔ اور جو لوگ جذامی شخص سے علیحدہ رہیں اور احتراز کریں ان پر کوئی ملامت نہیں ہے کیونکہ جذامی سے بھاگنے اور بچنے کا حکم رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔ کفایت المفتی میں ہے: ''میں خود مجذوم پر لازم ہے کہ وہ مسجد میں نہ جائے اور جماعت میں شریک نہ ہو اور اگر وہ نہ مانے تو لوگوں کو حق ہے کہ وہ اسے دخول مسجد اور شرکت جماعت سے روک دیں اور اس میں مسجد محلہ اور مسجد غیر محلہ کا فرق نہیں ہے، محلہ کی مسجد سے بھی روکا جاسکتا ہے تو غیر محلہ کی مسجد سے بالاولی روکنا جائز ہے اور یہ روکنا بیماری کے متعدی ہونے

کے اعتقاد پر مبنی نہیں ہے، بلکہ تعدیہ کی شرعاً کوئی حقیقت نہیں ہے، بلکہ نمازیوں کی ایذایا خوف تلویث مسجد یا تنجیس وباء پر مبنی ہے"۔ [13]

کوروناوائرس جب پاکستان میں داخل ہوااور صوبائی ووفاقی حکومتوں نے لاک ڈاؤن کر دیا تاکہ لوگوں کے درمیان سماجی فاصلے رہیں، لوگ رش والی جگہوں پر نہ جائیں اور وبانہ پھیلے۔اس صورت حال میں چند اہم ترین مسائل یہ درپیش آئے کہ کیا مسجدیں بند کر دی جائیں اور باجماعت نماز پنج گانہ کا سلسلہ معطل کر دیا جائے؟ کیا جمعہ بھی معطل کر دیا جائے؟ کیا تراویح اور عیدین کی نمازیں واجتماعات بھی معطل کر دیے جائیں؟ پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام نے حکومت پاکستان کے ساتھ مل کر مرحلہ واران مسائل پر تبادلہ خیال کیا اور متفقہ لائحہ عمل اختیار کیا۔

مارچ 2020ء میں علمائے کرام کا متفقہ اعلامیہ

کورونا وائرس کی وبا کے دوران مارچ 2020ء میں الیکٹرانک میڈیا پر ایک طویل بحث شروع ہوگئی کہ پاکستان میں دیگر اسلامی ممالک کی طرح مساجد بند کر دی جائیں اور پنج گانہ باجماعت نمازاور نماز جمعہ کو کچھ عرصہ کے لیے معطل کر دیا جائے کیونکہ کروناوائرس متعدی مرض ہے اور مساجد میں ان اجتماعات سے کوروناوائرس پھیلنے کا خطرہ ہے۔چونکہ بحث نے طوالت اختیار کرلی اس لیے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے آپس میں اور حکومتی نمائندوں سے مشاورت شروع کی۔بالآخر پاکستان میں مساجد کو آباد رکھنے اور شہریوں کو کورونا سے محفوظ رہنے کے لئے تمام مسالک کے جید علمائے کرام نے 25 مارچ 2020ء کو کراچی میں ایک متفقہ اعلامیہ جاری کیا۔علمائے کرام نے مسلمانوں پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ کوروناوباء سے نجات کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے کثرت سے استغفار کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و عنایت سے اس وباء کو ہمارے اوپر سے ہٹالیں۔اس سلسلہ میں میڈیا آگاہی بیدار کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔مشترکہ اعلامیہ کا اعلان مفتی تقی عثمانی نے سندھ کے گورنر ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔اس موقع پر مفتی منیب الرحمن، علامہ شہنشاہ حسین نقوی، مفتی عبدالرحیم، مولانا عبدالکریم، مولانا محمد سلفی، مفتی یوسف کشمیری، مولانا عبدالوحید اور مولانا امین سمیت انڈس اسپتال کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر عبدلباری بھی موجود تھے۔مفتی تقی عثمانی، مفتی منیب الرحمن اور علامہ شہنشاہ حسین نقوی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کوروناوباء کے پیش نظر متفقہ قرارداد منظور کی گئی ہے جس پر ہر فقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان کو عمل کرنا چاہیئے۔مفتی تقی عثمانی نے اس اعلامیہ کے اغراض اور مفتی منیب الرحمن نے اعلامیہ کا متن پڑھ کر سناتے ہوئے کہا کہ آج کورونا وائرس سے متعلق تنظیماتِ مدارس

دینیہ کی متفقہ ہدایات جاری کی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وبائیں درحقیقت اللہ تبارک و تعالٰی کی طرف سے ہماری اصلاح کے لئے ایک تنبیہ ہے۔ اس موقع پر پوری قوم توبہ واستغفار اور رجوع الی اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ نیز حکومت اپنے اداروں کے ذریعہ لوگوں کو توبہ واستغفار اور رجوع الی اللہ کی طرف متوجہ کرے۔ میڈیا سے فحاشی اور بے حیائی کے پروگرام بند کئے جائیں۔ اعلامیہ کے بنیادی نکات حسبِ ذیل ہیں:

- مساجد کھلی رکھی جائیں گی۔
- پنج وقتہ اذان واقامت اور باجماعت نماز جاری رہے گی۔ تمام لوگ وضو گھر سے کر کے آئیں اور ہر قدم پر نیکی پائیں۔
- سنتیں گھر میں پڑھ کر آئیں بعد کی سنتیں بھی واپس جاکر پڑھیں کیونکہ طبی طور پر اس سے بیماری کے پھیلاؤ کا اندیشہ ہے۔
- اگر طبی وجوہات کی بنیاد پر حکومت نمازیوں کی تعداد پر کوئی پابندی عائد کرے یا کسی خاص عمر کے مسلمان کو مسجد جانے سے منع کرے تو شرعاً وہ معذور سمجھے جائیں گے۔
- جماعت اپنے گھر والوں بلکہ کسی ایک محرم خاتون کے ساتھ بھی ہوسکتی ہے، اگر مزید عذر ہو تو تنہا پڑھے۔
- پچاس سال سے زائد عمر کے لوگ اور ایسے افراد جنہیں وائرس کا شبہ ہے، جن کو کھانسی، نزلہ، زکام اور بخار ہو اور جن کے امراض کی اس وائرس سے کھانسی بڑھ جانے کا خطرہ ہو، وباء کے پورے دور میں مساجد میں نہ آئیں، ان کو ترک جماعت کا گناہ نہیں ہوگا۔
- جو نوجوان بزرگوں کی تیارداری میں مصروف ہیں، وہ بھی نماز گھر پر پڑھیں۔
- مسجدوں کے داخلے پر سینی ٹائزر لگائیں۔
- جمعہ میں عمومی اردو تقریر کی جائے، صرف پانچ منٹ کے لئے کورونا وائرس سے متعلق دینی وطبی رہنمائی فراہم کی جائے اور مختصر خطبہ، نماز اور دعا پر اکتفا کیا جائے اور لوگ فوراً گھروں کو چلے جائیں۔
- جن حضرات کو ڈاکٹر صاحبان کی ہدایت پر حکومت جمعہ کی شرکت سے منع کرے، وہ ظہر کی نماز گھر میں ادا کریں۔
- وباء سے بچنے کے لئے جمعہ میں شریک یا گھروں میں نماز ادا کرنے والے اللہ تعالٰی کی پناہ مانگیں۔
- نابالغ بچے مسجد میں نہ جائیں۔

اعلامیہ کے اختتام پر مفتی منیب الرحمن پورے پاکستان کے لئے بالخصوص اور عالم اسلام کے لئے بالعموم اس وباء سے حفاظت کے لئے دعا کرائی۔[14]

کورونا وائرس کے دوران اسلامی عبادات سے متعلق مفتی تقی عثمانی کا بیان

مفتی تقی عثمانی کا کہنا ہے کہ ہمیں اپنے گناہوں پر معافی مانگنے کی ضرورت ہے۔ کرونا سے متعلق علما نے متفقہ اعلامیہ جاری کیا ہے۔ احتیاط کرنے سے وبا کو پھیلنے سے بچایا جاسکتا ہے۔ حفاظت نہ کی گئی تو وبا سے زیادہ لوگ متاثر ہوسکتے ہیں۔[15]

کورونا وائرس کے دوران اسلامی عبادات سے متعلق مفتی منیب الرحمان کا بیان

رویت ہلال کمیٹی پاکستان کے چیئرمین مفتی منیب الرحمان نے نیوز کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ اس وبا میں پوری عالم انسانیت مبتلا ہے۔ اللہ پاک سے انفرادی اور اجتماعی طور پر رجوع کریں۔ کرونا وائرس کے سبب پچاس سال کی عمر کے افراد مساجد نہ آئیں، ایسے افراد کو ترک جماعت کا گناہ نہیں ہوگا۔ باجماعت نماز اپنے گھر والوں اور ایک محرم خاتون کے ساتھ بھی ہوسکتی ہے۔ وائرس کے شبہ والے افراد مساجد نہ آئیں، ان افراد کو ترک جماعت کا گناہ نہیں ہوگا۔ مساجد سے قالین ہٹا کر فرش صاف ستھرا رکھنے کا انتظام کریں۔ کرونا وائرس کے دوران گھر پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ جو نوجوان تیار داری کر رہے ہیں وہ بھی گھر پر نماز ادا کرسکتے ہیں۔ یہ بہترین موقع ہے کہ اللہ سے توبہ کریں۔ جمعہ کے خطبے کو مختصر رکھا جائے۔ نماز کی ادائیگی کے ساتھ ہی گھر فوری جائیں۔ نابالغ بچے مساجد نہ آئیں۔[16]

کورونا وائرس کے دوران اسلامی عبادات سے متعلق علامہ شہنشاہ حسین نقوی کا بیان

علامہ شہنشاہ حسین نقوی نے شیعہ مکتب فکر کی جانب سے کہا کہ شیعہ علماء کونسل، مجلس وحدت مسلمین، ہیئت آئمہ مساجد و علمائے امامیہ، جعفریہ الائنس سمیت تمام بزرگ علماء سے ہم آہنگی کے بعد اور تمام مراجع عظام کے فتاویٰ کی روشنی میں اعلان کیا جاتا ہے کہ "پنجگانہ نماز کی جماعت، نماز جمعہ اور دیگر مذہبی وعقیدتی ہر قسم کے اجتماعات کے انعقاد کو روک دیا جائے۔ البتہ مساجد اور امام بارگاہیں کھلی رہیں گی۔ احباب فرداًعبادات اور توسل انجام دیں۔ اور ماہرین طب کی آراء پر غور کرتے ہوئے ان پر عمل کریں۔ ہم بھی حکومت پاکستان سے رجوع الی اللہ کیلئے مکمل ماحول بنانے اور علمائے کرام کے ساتھ تعاون کی اپیل کرتے ہیں۔[17]

کورونا وائرس کے دوران اسلامی عبادات سے متعلق علماومشائخ اور حکومت پاکستان کا متفقہ بیس نکاتی اعلامیہ

کرونا وائرس لاک ڈاؤن کے پیش نظر رمضان المبارک میں نماز تراویح کی ادائیگی ،مساجد کھلی رکھنے اوران میں عبادات جاری رکھنے کے معاملے پر علماء ومشائخ نے متفقہ طور پر حکومت پاکستان کی جانب سے جاری

کردہ بیس نکاتی اعلامیہ کی تائید کردی۔ صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی کی زیر صدارت 18 اپریل 2020ء کو ایوان صدر میں ایک اہم اجلاس ہوا۔ علماء و مشائخ کے ساتھ مشاورتی اجلاس کے بعد اعلامیہ جاری کیا گیا۔ صدر مملکت عارف علوی نے کہا کہ کانفرنس میں 20 نکات پر اتفاق کرلیا گیا ہے اور جب تمام مکاتب فکر کے درمیان اتفاق ہوجائے تو اس کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہیے۔ صدر مملکت نے اعلامیہ خود پڑھ کر سنایا۔ اعلامیہ کے نکات درج ذیل ہیں:

☆مساجد اور امام بارگاہوں میں قالین یا دریاں نہیں بچھائی جائیں گی، صاف فرش پر نماز پڑھی جائے گی

☆اگر کچا فرش ہو تو صاف چٹائی بچھائی جاسکتی ہے

☆جو لوگ گھر سے اپنی جائے نماز لا کر اس پر نماز پڑھنا چاہیں، وہ ایسا ضرور کریں

☆نماز سے پیشتر اور بعد میں مجمع لگانے سے گریز کیا جائے

☆جن مساجد اور امام بارگاہوں میں صحن موجود ہوں وہاں ہال کے اندر نہیں بلکہ صحن میں نماز پڑھائی جائے۔

☆50 سال سے زائد عمر کے لوگ، نابالغ بچے اور کھانسی نزلہ زکام وغیرہ کے مریض مساجد اور امام بارگاہوں میں نہ آئیں

☆مسجد اور امام بارگاہ کے احاطہ کے اندر نماز اور تراویح کا اہتمام کیا جائے، سڑک اور فٹ پاتھ پر نماز پڑھنے سے اجتناب کیا جائے

☆مسجد اور امام بارگاہ کے فرش کو صاف کرنے کے لیے پانی میں کلورین کا محلول بنا کر دھویا جائے

☆اسی محلول کو استعمال کرکے چٹائی کے اوپر نماز سے پہلے چھڑکاؤ بھی کرلیا جائے۔

☆مسجد اور امام بارگاہ میں صف بندی کا اہتمام اس انداز سے کیا جائے کہ نمازیوں کے درمیان چھ فٹ کا فاصلہ رہے، ایک نقشہ منسلک ہے جو اس سلسلے میں مدد کرسکتا ہے

☆مسجد اور امام بارگاہ انتظامیہ یا ذمہ دار افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو احتیاطی تدابیر پر عمل درآمد کو یقینی بنا سکے

☆مسجد اور امام بارگاہ کے منتظمین اگر فرش پر نمازیوں کے کھڑے ہونے کے لیے صحیح فاصلوں کے مطابق نشان لگا دیں تو نمازیوں کی اقامت میں آسانی ہوگی

☆وضو گھر سے کرکے مسجد اور امام بارگاہ تشریف لائیں، صابن سے 20 سیکنڈ ہاتھ دھو کر آئیں۔

☆لازم ہے کہ ماسک پہن کر مسجد اور امام بارگاہ میں تشریف لائیں اور کسی سے ہاتھ نہیں ملائیں اور نہ بغل گیر ہوں

☆اپنے چہرے کو ہاتھ لگانے سے گریز کریں، گھر واپسی پر ہاتھ دھو کر یہ کر سکتے ہیں

☆موجودہ صورتحال میں بہتر یہ ہے کہ گھر پر اعتکاف کیا جائے

☆مسجد اور امام بار گاہ میں اجتماعی افطار اور سحر کا انتظام نہ کیا جائے

☆مساجد اور امام بار گاہ انتظامیہ، آئمہ اور خطیب ضلعی و صوبائی حکومتوں اور پولیس سے رابطہ اور تعاون رکھیں

☆مساجد اور امام بار گاہوں کی انتظامیہ کو ان احتیاطی تدابیر کے ساتھ مشروط اجازت دی جارہی ہے۔

☆اگر رمضان کے دوران حکومت یہ محسوس کرے کہ ان احتیاطی تدابیر پر عمل نہیں ہو رہا ہے یا متاثرین کی تعداد خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے تو حکومت دوسرے شعبوں کی طرح مساجد اور امام بار گاہوں کے بارے میں پالیسی پر نظر ثانی کرے گی، اس بات کا بھی حکومت کو اختیار ہے کہ شدید متاثرہ مخصوص علاقہ کے لیے احکامات اور پالیسی تبدیل کی جاسکتی ہے۔[18]

علماومشائخ کالاک ڈاؤن اور متفقہ اعلامیہ کی حمایت کا اظہار

وزیر اعظم عمران خان سے اسلام آباد میں علماء و مشائخ کے ایک وفد نے 20 اپریل 2020ء کو ملاقات کی اور حکومت کے لاک ڈاؤن کی حمایت کا اظہار کیا۔ وفد میں مولانا محمد حنیف جالندھری، پیر امین الحسنات شاہ، پیر شمس الامین، پیر نقیب الرحمٰن، مولانا طاہر محمود اشرفی، مولانا حامد الحق حقانی، مولانا غلام محمد سیالوی، علامہ راجا ناصر عباس، صاحبزادہ پیر سلطان فیاض حسین، مفتی مولانا سید چراغ دین شاہ اور مولانا ضیا اللہ شاہ شامل تھے۔ جبکہ گورنر سندھ عمران اسماعیل، مفتی تقی عثمانی ،مفتی منیب الرحمٰن اور علامہ شہنشاہ حسین نقوی بھی ویڈیو لنک کے ذریعے اجلاس میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں وزیر مذہبی امور پیر نور الحق قادری نے پریس کانفرنس کی اور کہا:

"وزیر اعظم نے ملک میں کورونا وائرس سے متعلق حکومتی پابندیوں کی خلاف ورزی پر گرفتار کیے گئے خطیب، امام اور نمازیوں کو فوری طور پر رہا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت کورونا کو پھیلاؤ سے بھی روکنا ہے اور اپنی زندگی کو بھی رواں دواں رکھنا ہے اور علماء نے وزیر اعظم کی اس سوچ کو خراج تحسین پیش کیا اور اسے اسلام دوستی اور انسان دوستی کا آئینہ دار قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں وزیر اعظم کی جانب سے مساجد کو کھولنا اور اللہ کے گھر کو آباد رکھنا اور وہاں عبادت اور دعاؤں کے ذریعے کورونا کے خلاف جہاد کا آغاز مساجد سے کرنا یہ ایسی ذمہ داری ہے جس کی پورے پاکستان اور عالم اسلام میں کہیں مثال نہیں ملتی۔ وزیر اعظم عمران خان نے علماء کے تمام مطالبات سننے اور بہت سے علماء نے یہ تجویز دی کہ آنے والے جمعہ کو یوم توبہ یا یوم رحمت کے طور پر منایا جائے۔ عمران خان نے اُمید ظاہر کی ہے کہ علماء انہیں مایوس نہیں کریں

گے۔ مساجد کو کھولنے سے متعلق اعلامیے پر انہوں نے کہا کہ اُمید ہے کہ علماء اس پر عملدرآمد کریں گے اور اگر اس کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو حکومت ہر آئینی عمل اٹھانے کی مجاز ہوگی۔ وزیر اعظم نے ملک میں کوروناوائرس سے متعلق حکومتی پابندیوں کی خلاف ورزی پر گرفتار کیے گئے خطیب، امام، نمازیوں کو فوری طور پر رہا کرنے کا اعلان کیا ہے اور معاملے کا نوٹس لیا ہے۔ جبکہ ابھی تک کسی صوبے یا ضلع میں ان افراد کو نہیں چھوڑا گیا تو فی الفور انہیں رہا کیا جائے۔ وزیر اعظم کے سامنے مفتی تقی عثمانی اور مفتی منیب الرحمٰن نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ سود کے بغیر معیشت کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں تو وزیر اعظم نے اس پر حکمت عملی تیار کرنے کے لیے متعلقہ وزارتوں کو ہدایات دی ہیں جبکہ مدارس کو بغیر سود کے قرضوں کے اجرا کے لیے ایک حکمت عملی بنانے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں"۔ [19]

پیر نور الحق قادری کا بیان

پیر نور الحق قادری نے کہا: "معاشرے کے ہر طبقے کو آگے آنا ہوگا، علماء کا جو کردار ہے اس سلسلے میں ہم ان سے مسلسل رابطے میں رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کی ہماری نشست بہت کامیاب رہی اور تمام مسالک کی نمائندہ شخصیات نے شرکت کی اور سب نے وزیر اعظم کو اپنے تعاون اور حمایت کا یقین دلایا اور وزیر اعظم کی معتدل پالیسی کی حمایت کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم نے زور دیا کہ علماء اور آئمہ ان ایس او پیز پر عمل درآمد کے لیے حکومت سے تعاون کریں تاکہ مشترکہ طور پر اس وبا پر قابو پایا جا سکے"۔ [20]

مولانا محمد حنیف جالندھری کا بیان

مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا: "کوروناوائرس کی عالمی وبائی بیماری سے بچنا اور بچانا ہمارا دینی و شرعی تقاضا ہے۔ اس حوالے سے صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام نے جو متفقہ اعلامیہ جاری کیا ہے اس پر عمل کرنا ہمارا قومی، شرعی اور ملی فریضہ ہے۔ پاکستان وہ واحد ملک ہے جہاں مساجد آباد ہیں اور رمضان میں بھی آباد رہیں گی، اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان تمام احتیاطی و حفاظتی تدابیر کو اختیار کریں جن کا اعلامیہ میں ذکر کیا گیا ہے"۔ [21]

خلاصہ

وبائی امراض یا وائرس کا پھیلنا ایک قسم کا عذاب خداوندی ہے، اس سے نہ صرف لوگوں کی موتیں واقع ہو رہی ہیں، بلکہ دنیا بالکل سمٹ سی گئی ہے۔ سفر پر پابندی ہے جس کی وجہ سے لوگ ادھر سے ادھر نہیں جا پا رہے۔ معیشت کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے، چیزیں بہت سے علاقوں میں مہنگی ہو گئی ہیں جس سے عام لوگ تکلیف میں مبتلا

ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب عام لوگوں کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں ہے۔اس لیے بحیثیت مسلمان، ایک عالمی و آفاقی امت ہونے کے ہمیں نبی کریم ﷺ نے جو تعلیمات دی ہیں انہیں بروئے کار لا کر اس سے نجات پانے کی سعی وکوشش کرنی چاہیے، آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کوئی مصیبت اور پریشانی آتی، آندھی طوفان کی شکل میں ہو یا آفات وبلیلات کی شکل میں آپ ﷺ مسجد کی طرف جاتے اور مسجد میں حضرات صحابہؓ کو جمع کرتے، نماز اور دعا کی تلقین فرماتے۔ اس لیے آج جبکہ پوری دنیا میں کورونا وائرس کی دہشت ہے، مسلمانوں کو نماز اور دعاؤں کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ صدقہ وخیرات رب کے غضب اور بلا کو ٹالتے ہیں، اس لیے صدقہ وخیرات کا اہتمام کرنا چاہیے۔ بیماری کے حملہ آور ہونے میں گندگی کو بہت دخل ہے۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر صفائی ستھرائی کا خاص خیال کرنا بہت ضروری ہے، عالمی ادارہ صحت کی طرف سے جو رپورٹ شائع کی گئی ہے، اس کے مطابق وائرس ایک شخص کے ہاتھ یا منہ کے ذریعے دوسرے شخص کے اندر منتقل ہوتا ہے، اس لیے اس موقع پر کثرت سے ہاتھ دھونا چاہیے اور پرہجوم جگہوں سے دور رہنا، ماسک استعمال کرنا، لوگوں سے مصافحہ کرنے سے وقتی تقاضے کے تحت رکنا چاہیے۔ وائرس سے متاثرہ افراد کو اپنے گھروں تک محدود رہنا چاہیے۔ وباء سے نمٹنے کے لیے علماء اور مشائخ کا کردار تحاد و اتفاق پر مبنی رہا اور حکومت سے مکمل تعاون کیا گیا۔ علماء کی آپس میں اور حکومت کے ساتھ مشاورت مثالی رہی۔ وباء سے نمٹنے اور عبادات کی ادائیگی میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں علماء و مشائخ کا متفقہ نقطہ نظر سامنے آیا۔

نتائج وسفارشات

1. کورونا وائرس اب تک (2020ء) اکیسویں صدی کی سب سے بڑی عالمی وبا ہے۔
2. اس وبا نے پوری دنیا کو بہت بڑا جانی و مالی نقصان پہنچایا ہے۔
3. اس وبا نے انسانوں کو فاصلوں پر مجبور کیا ہے اور معاشرت کے نئے زاویے سکھائے ہیں۔
4. اس وبا کی وجہ سے عالمی سطح پر لاک ڈاؤن کی صورت حال پیدا ہوئی اور سفر کے تمام ذرائع مسدود و محدود ہو گئے۔
5. اس وبا سے نظامِ عبادت بھی متاثر ہوا۔ مسلمانوں کی دینی عقیدت کے محور و مرکز حرمین الشریفین بند ہوئے اور مساجد کے دروازے بھی بند ہوئے۔

6. جس طرح پاکستان کے علماومشائخ نے حکومت کے ساتھ مل کر اس وبا کے دوران اسلامی عبادت کا تسلسل برقرار رکھنے اور مساجد کو آباد رکھنے کی سنجیدہ کوشش کی ہے وہ لائق تحسین ہے۔ حکومت کا کردار بھی اس ضمن میں قابل تعریف ہے۔
7. علماءومشائخ کا متفقہ اعلامیہ سامنے آیااور عبادت گاہوں کے انتظام وانصرام کے لیے احتیاطی تدابیر پر اتفاق ہوا۔
8. وباء کے بچاو کے لیے احتیاطی تدابیر سامنے آئیں۔
9. وباء سے نمٹنے کی سب سے اہم تدبیر یہ ہے کہ متاثرین اپنے علاقہ سے کسی دوسرے علاقے میں نہ جائیں اور صحت مند افراد متاثرہ علاقے میں نہ جائیں۔
10. نہ صرف کوروناوائرس کے حوالے سے بلکہ تمام اہم ملکی وقومی امور میں اہل علم سے رائے لینی چاہیے اور متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔

حوالہ جات وحواشی

---

[1] -Animals provide many benefits to people. However, animals can sometimes carry harmful germs that can spread to people and cause illness – these are known as zoonotic diseases or zoonoses. Zoonotic diseases are caused by harmful germs like viruses, bacteria, parasites, and fungi. https://www.cdc.gov/onehealth/basics/zoonotic-diseases.html/ accessed on 08.07.2020

[2] -https://www.who.int/emergencies/diseases/novel-coronavirus-2019 / accessed on 08.07.2020

[3] -https://www.urdurealfacts.com/2020/04/blog-post_84.html /accessedon 08.07.2020

[4] -https://www.who.int/emergencies/diseases/novel-coronavirus-2019/ accessed on 08.07.2020

[5] -https://www.worldometers.info/coronavirus/ accessed on 08.07.2020

[6] -http://covid.gov.pk/ accessed on 09.07.2020

[7] ۔سورۃالذاریات 56:51

Al Quran : 51:56

[8] ۔راغب اصفہانی،ابوالقاسم الحسین بن محمد،المفردات فی غریب القرآن،دار العلم،بیروت،1430ھ،ص 542

Raghib Asfahani, Husain bin Muhammad, Al-Mufradat fi Gharib ul Quran, Dar ul Ilm, Beirut, 1430 AH, P 542.

[9] ۔ ابن تیمیہ،ابوالعباس احمد بن عبد الحلیم،العبودیہ،ناشر دار القلم للتراث،بیروت،1438ھ،ص 9

Ibn-e-Taymiyya, Ahmad bin Abd ul Haleem, Al Aboodiah, Dar ul Qalam li Turath, Beirut, 1438 AH, P 9.

[10] ۔سورۃالنحل 61:16

Al Quran : 16:61

[11] ۔بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،ابواب صفۃ الصلوٰۃ،باب الذکر بعد الصلوٰۃ،حدیث:844

Bukhari, Muhammad bin Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, Hadith no 844.

[12] ۔قشیری،مسلم بن حجاج،الجامع الصحیح،کتاب السلام،باب الطاعون والطیرۃ والکھانۃ ونحوھا،حدیث:5772

Qusheri, Muslim bin Hajjaj, Al-Jami 'al-Sahih, Kitab us Salam, Bab Al Taoon w Tiarah w al Kahanah w Nahweha, Hadith no 5772.

[13] ۔مفتی کفایت اللہ، کفایت المفتی، دارالاشاعت، کراچی، 2010ء، ج3، ص138

Mufti Kifayat ullah, Kifayat ul Mufti, Dar ul Ishaat, Karachi, 2010 AH, V 3, P 138.

[14] ۔http://covid.gov.pk/ accessed on 09.07.2020

[15] ۔https://urdu.arynews.tv/mufti-muneeb-news-conference-corona-virus-issue/ accessed on 09.07.2020

[16] ۔https://urdu.arynews.tv/mufti-muneeb-news-conference-corona-virus-issue/ accessed on 09.07.2020

[17] ۔https://www.islamtimes.org/ur/article/852619/accessed on 09.07.2020

[18] ۔http://www.newslens.pk/president-arif-alvi-issued-the-declaration/ accessed on 09.07.2020

[19] ۔https://www.dawnnews.tv/news/1127403/ accessed on 09.07.2020

[20] ۔https://www.dawnnews.tv/news/1127403/ accessed on 09.07.2020

[21] ۔https://www.dawnnews.tv/news/1127403/ accessed on 09.07.2020